سوال

(193)بخاری ومسلم کی ہر حدیث پر عمل کرنا بخاری مسلم کی تقلید نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بخاری ومسلم کی ہر ہر ایک حدیث پر عمل کرنا بخاری مسلم کی تقلید نہیں ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بخاری مسلم ہو یا کوئی اور کتاب جس کتاب میں احادیث مرفوعہ ہوں اس پر عمل کرنا ان احادیث پر عمل کرنا ہے ۔ یہ ان محدثین کی تقلید نہیں کیونکہ تقلید کسی غیر نبی کے ذاتی قول کو ماننے کا نام ہے ۔

تشریح

امام بخاری کی (بخاری) کل تصنیفات ہیں ۔ الجامع الصحیح ۔ جو آج بخاری کے نام سے مشہور ہے ۔ اور دنیا کے ان تمام حصوں میں جہاں جہاں اسلامی اثر پہنچا ہے ۔ شائع ہے ۔ خصوصیت کے ساتھ قابل زکر ہیں ۔ جن وجوہات سے مسلمانوں نے امام بخاری کو امام المحدثین نے امیر المومنین فی الحدیث کا لقب دیا ہے ۔ ان میں یہ مبارک کتاب بھی ہے ۔ ہ رتبہ افضلیت ۔ یہ شرف بہ اعتبار متقدمین میں سے لے کر متاخرین تک اسلام می نہ کسی محدث کی تصنیف کو حاصل ہوا نہ کسی فقیہ اور امام کی تالیف کو ۔ آج اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کس کی تالیف اور کونسی کتاب ہے جس کے آگے کل اسلامی دنیا تسلیم سر خم کرتی ہے ۔

له الكتاب الذي يتلوا الكتاب هدي السيادة ليس ينصدع

(طبقات کبریٰ)

صحیح بخاری ایک ایسی کتاب ہے کہ اگر صرف اس کی تعریف لکھی جائے اور ہر پہلو سے اس پر بحث کیجائے تو کئی ضخیم جلدیں لکھنی پڑیں ۔ علامہ ابن خلدون اپنی مشہور تاریخ کے مقدمہ میں (جس میں انہوں نے علم تاریخ کے حکیمانہ اصول اور فلسفیانہ نکتے و تمدنی قواعد ضبط کئے ہیں ۔ فرماتے ہیں ۔ ولقد سمعت كثيرا من شيوخنا رحمهم الله يقولون شرح كتاب البخاري دين على الامة یعنی میں نے اپنی اکثر اساتذہ اور شیوخ کو فرماتے سنا کہ صحیح بخاری کی شرح لکھنے کا قرض امت پر اب تک باقی ہے ۔

علاوہ ابن خلدون آٹھویں صدی کے مورخ ہیں۔ نویں صدی کے ابتداء میں وفات پائی ہے۔ مقدمہ تاریخ انھوں نے 779ء سنہ میں ختم کیا ہے۔ اس وقت تک صحیح بخاری کی شروح کثرت سے لکھی جا چکی تھی۔ تیسری صدی کے بعد ہی سے اس کی شرح کی طرف اہل علم متوجہ ہوگئے۔ لیکن اس فاضل مورخ کے تتبع واستقراء اور تحقیق میں کوئی شرح اس قسم کی نہیں لکھی گئیں۔ جو صحیح بخاری کے نکات فقہیہ اور تدقیقات حدیثو تاریخہ کی طرف پوری طرح رہبر ہوسکے۔ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے۔ زمانہ موجودہ تک صحیح بخاری کی شروح کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور اہل علم نے کوئی پہلو یا کوئی موضوع ایسا نہیں چھوڑا جس پر بحث نہ کی۔ کسی نے نوی تحقیقات سے بحث کی کسی نے تراجم ابواب کو موضوع ٹھرا کر کتاب لکھی۔ کسی نے لغات سے بحث کی کسی نے رجال سے کسی نے تعلقات کو موصول کیا۔ کسی نے متابعات سے بحث کی کسی نے استخراج کیا۔ کسی نے استدراک کیا۔ کس نے تنقید پر کتاب لکھی۔ تاہم امام بخاری کے دقیق خیال اور لطیف استدلال تک بہت کم لوگوں کی رسائی ہوئی۔ علامہ ابو الخیر سخاوی البر المسوک فی زیل الملوک میں علامہ ابن حجر کے ترجمہ میں فتح لباری (1) نسبت رقم طراز ہے۔ کہ اگر فاضل ابن خلدون کو فتح اباری سے واقفیت ہوئی ہوتی جنھوں نے یہ لکھا تھا کہ شرح صحیح بخاری کی شرح کا دین امت پر باقی ہے۔ تو اس شرح

کو دیکھ کر ان کی آنکھیں اس دین کے بھر پانے سے ٹھنڈی ہوتیں۔ لیکن بقول بعض ہمارے شیوخ کے کیا معلوم کہ فاضل مولف کے بلند خیال میں بھی دین ادا ہو یا ابھی باقی ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ یزیدک وجہہ حسنا اذا ما زدتہ نظرا یہ مصرعہ شاید اسی مبارک کتاب کے لئے موزوں ہوا ہے۔ جس قدر جسکو زیادہ غور کا موقعہ ملتا ہے۔ اسی قدر نکات فقہیہ اور تدقیقات حدیثہ سے اس کے دل ودماغ کو بہرہ یابی ہوتی ہے۔ اس کی رفعت شان کا اندازہ اس س سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ تیئس کروڑ افراد انسانی اس کو مایہ ناز سمجھتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اقوال وافعال تقریرات۔ اس تنقید اور تحقیق کے ساتھ اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں کہ اس سے بڑھ کر ہونا غیر ممکن ہے وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ امام بخاری نے اپنی جانفشانی اپنی محنت اپنی سعی اپنی جان نثاری اپنے خداداد حافظہ کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا قرآن مجید کے بعد اس کتاب کی صحت کا اقرار کرنے اور ماننے میں عرب وعجم اہل حجاز اہل شام اہل عراق اہل ہند۔ ترکی۔ کابلی۔ ببری۔ افریقی۔ رومی۔ روسی۔ بدوی۔ شہری۔ محدث فقیہ متکلم صوفی سمتساویہ الاقدام ہیں۔ ٹومس ولیم بیل اور نٹیل بیوگر لفیکل ڈکشنری مطبوعہ لندن 1890ء سنہ) میں لکھتے ہیں۔ امام بخاری کی تصنیف صحیح بخاری کی سب سے زیادہ قدر کی جاتی ہے۔ اور روحانی ودنیاوی معاملات غرض دونوں حیثیت سے قرآن کے بعد معتبر سمجھی جاتی ہے۔ آگے لکھتے ہیں اس کتاب میں محمد ﷺ کی وحیاں والہامات اور افعال واقوال ہی نہیں مندرج ہیں۔ بلکہ قرآن کے اکثر مشکل مقامات کی تفصیل بھی درج ہے۔ (ملخص از کتاب سیرۃ البخاری صفحہ 176۔تا 181 مصنفہ حضرت مولانا محمد عبد السلام مبارکپوری)

1۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کی مشہور عالم کتاب ہے جس کو لکھ کر آپ نے حضرت امام بخاری کی صحیح بخاری کا امت کے سر سے قرض ادا کردیا۔ یہ کتاب تحقیقات اور تدقیقات کے اعتبار سے نہایت بے ظیر ہے۔ جس میں بخاری شریف کی ہر پہلو سے بہترین تشریح کی گئی ہے۔ 17 ہجری میں علامہ ابن نے اس کی تالیف کا کام شروع کیا اور 842 ہجری میں مکمل ہوئی۔ (راز)

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص380

محدث فتویٰ